بسم الله الرحمن الرحیم

الاستفتاء

انتقال وراثت

کیافرماتے ہیں علماء کرام درجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں:

ملک غلام نبی مرحوم نے تقریباآج سے عرصہ تیس (30) سال قبل حاجی عبدالرحیم پر تقریباآدھاایکڑزمین اپنی زندگی میں بیچ دی،جس کا باقاعدہ ثبوت اور اسٹامپ پیپر بھی موجود ہے(جو کہ شرعی فتویٰ) کے ساتھ لف ہے۔ ملک مرحوم کی صرف تین اولاد :ایک لڑکااور دولڑکیاں ہیں۔جب کہ اس کے ورثہ میں سے صرف ایک بیٹا عبدالولی اور ایک بیٹی بی بی لالی زندہ ہیں،بی بی بودوجہ والدہی کی زندگی میں انتقال کر گئی ہے،لہٰذاازروئے شرع ہر وارث کا شرعی حصہ کیاہوگا۔

الجواب حامدا ومصلیا

ملک غلام نبی کی اپنی زمین زندگی میں فروخت کرنادرست ہے،مالک کو ملکیت کی بناپرازروئے شرع ہر قسم کا اختیار حاصل ہے۔جب کہ وراثت کی شرعی تقسیم یوں ہوگی۔

بعداز تجہیز وتکفین ،وآدائے دین از کل مال ،واجراء وصیت از ثلث مال,مکمل جاءیداد متروکہ کو تین حصوں میں تقسیم کرکے عبدالولی کو دوحصے ملیں گے ،جب کہ بی بی لالی کوایک حصہ ملے گا۔

نوٹ: منقولی اورغیر منقولی جائیداد عبدالولی اوربی بی لالی کے نام منتقل کی جائے۔

"(قوله بخلاف الميراث) فإنه فيه {للذكر مثل حظ الأنثيين} [النساء: 11]"

(الدرالمختار:ج٦،ص٦٠٠،کتاب الاقرار)

"وأخرج البخاري في صحيحه عن عطاء وابن عباس - رضي الله تعالى عنهم - قال: كان المال للولد، فكانت الوصية للوالدين فنسخ الله ذلك بأحب، فجعل للذكر مثل حظ الأنثيين-----"

(الفتاوی الشامیہ:کتاب الوصایا)

"وفي الميراث يقسم بينهما للذكر مثل حظ الأنثيين--"

(التفتاوی الهندیہ:الباب الرابع فیمن یصح لہ الاقرار)

"وفي الإرث للذكر مثل حظ الأنثيين---"

(البحرائق :باب الاستثناء فی الاقرار)

"ويقسم بينهم للذكر مثل حظ الأنثيين ---"

(فتح القدير:فصل فی کیفیۃ القسمۃ)

واللہ اعلم بالصواب۔

السیدکلیم اللہ۔